QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

اسلام اور پنجاب پولیس کے تربیتی چیلنجز کا تقابلی جائزہ

A Comparative Study of Islam and the Training Challenges of the Punjab Police

Abdur Rehman
PhD Research Scholar; Institute of Islamic Studies and Shariah, MY University Islamabad (Pakistan) hajipura51@gmail.com
****Dr. Talib Ali Awan***
Assistant Professor; Institute of Islamic Studies and Shariah, MY University Islamabad (Pakistan) drtalibaliawan@gmail.com

Abstract

This research paper presents an in-depth analytical and comparative study titled "Islam and the Training Challenges of Punjab Police." It aims to examine how the Islamic framework of education, discipline, and moral purification can provide sustainable solutions to the ethical and operational weaknesses observed in the Punjab Police training system. In Islamic thought, the foundation of training (Tarbiyah) is not merely physical or intellectual preparation; it encompasses the holistic development of a person's moral, spiritual, and social dimensions. The Holy Prophet Muhammad ﷺ established a training model for his companions (Sahabah) that combined strict discipline with high moral standards, self-accountability, and devotion to justice. This paper argues that the same prophetic training principles—rooted in Tazkiyah (spiritual purification), Amanah (trustworthiness), Adl (justice), and Ihsan (excellence in performance)—remain essential for building a professional, disciplined, and morally upright police force. The Punjab Police faces several structural and behavioral challenges, including inadequate moral orientation, lack of empathy in dealing with the public, political interference, and outdated training methodologies. These issues reflect a gap between technical skill and ethical consciousness. By comparing the Islamic model of character building with the modern system of police training, this study identifies critical shortcomings and proposes reforms based on Islamic educational philosophy. The research concludes that true reform in the police department is impossible without integrating spiritual accountability, ethical sensitivity, and professional discipline into its training modules. The study thus provides a comprehensive framework for aligning the Punjab Police's professional standards with the moral ideals of Islam, ensuring justice, compassion, and public trust as the cornerstones of law enforcement.

Keywords: *Islamic Ethics, Punjab Police Training, Institutional Reform, Moral Development, Accountability.*

تعارف موضوع

کسی بھی مہذب معاشرے کی پہچان اس کے قانون اور انصاف کے نظام سے ہوتی ہے۔ جب قانون نافذ کرنے والے ادارے خود انصاف، دیانت، اور خدمتِ خلق کے اصولوں پر قائم ہوں تو معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ پولیس، بطور ریاستی ادارہ، معاشرتی نظم و ضبط اور شہری حقوق کے تحفظ میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ خصوصاً پنجاب پولیس، جو پاکستان کی سب سے بڑی صوبائی پولیس فورس ہے، اپنی ذمہ داریوں کی وسعت اور عوامی رابطے کے حوالے سے خصوصی اہمیت رکھتی ہے۔ تاہم گزشتہ کئی دہائیوں سے پنجاب پولیس کو تربیت، اخلاقی معیار، اور

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

عوامی سلوک کے میدان میں متعدد چیلنجز کا سامنا ہے۔ اگرچہ جدید تربیتی ادارے، اکیڈمیاں اور نصاب تشکیل دیے گئے ہیں، مگر ان کی بنیاد زیادہ تر تکنیکی اور قانونی پہلوؤں پر مرکوز ہے۔ اس کے برعکس، اسلام تربیت کو صرف فنی مہارت کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک ہمہ جہتی اصلاحی عمل سمجھتا ہے جو انسان کی روح، اخلاق، اور کردار کو سنوارتا ہے۔

اسلامی نقطۂ نظر سے تربیت (تہذیب و تزکیہ) کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی ذمہ داریوں کو شعور، ایمان، اور تقویٰ کے ساتھ ادا کرے۔ قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا"

"بیشک وہ کامیاب ہوا جس نے اپنے نفس کو پاک کیا، اور وہ ناکام ہوا جس نے اسے آلودہ کیا۔" (الشمس: 9-10) [1]

یہ آیت بتاتی ہے کہ کسی بھی فرد یا ادارے کی کامیابی اس کی اندرونی پاکیزگی اور اخلاقی شعور سے مشروط ہے۔ یہی وہ پہلو ہے جو اسلامی تربیت اور جدید پولیس ٹریننگ کے درمیان بنیادی فرق پیدا کرتا ہے۔

اسلامی نظامِ تربیت میں عدل و انصاف، دیانت، صبر، تحمل، اور خیر خواہی جیسے اصول مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ پولیس کے لیے یہ اصول صرف اخلاقی ہدایات نہیں بلکہ پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کی بنیاد ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ"

ترجمہ: "تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔" (بخاری: 893; مسلم: 1829) [2]

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ ایک پولیس افسر کی ذمہ داری صرف قانون نافذ کرنا نہیں بلکہ عوام کے جان و مال اور عزت کی حفاظت بھی ہے۔

پنجاب پولیس کے تربیتی نظام کو اگر اسلامی اصولوں کی روشنی میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ نصاب میں اخلاقی و روحانی پہلو نسبتاً کمزور ہیں۔ تربیتی مراکز میں زیادہ زور جسمانی مشقوں، قانونی دفعات، اور کمانڈ ہدایات پر دیا جاتا ہے جبکہ ایمان، عدل، اور کردار سازی جیسے عناصر کو ضمنی حیثیت حاصل ہے۔ نتیجتاً تربیت یافتہ افسر اکثر فنی لحاظ سے مستعد مگر اخلاقی لحاظ سے کمزور نکلتا ہے۔

اسلامی تربیت اس کمزوری کا مؤثر حل پیش کرتی ہے۔ جب تربیت میں ایمان و اخلاق کو بنیادی جزو بنایا جائے تو قانون نافذ کرنے والے ادارے محض خوف یا سزا کے ذریعے نہیں بلکہ شعور اور رضائے الٰہی کے جذبے کے تحت اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں نہ صرف عوام کا پولیس پر اعتماد بحال ہوتا ہے بلکہ پولیس خود اپنے فرائض کو عبادت سمجھ کر ادا کرتی ہے۔

لہٰذا اس تحقیقی مطالعے کا مقصد یہ ہے کہ ہم اسلام کے نظامِ تربیت اور پنجاب پولیس کے تربیتی ڈھانچے کا تقابلی جائزہ لے کر اُن عوامل کو واضح کریں جو پولیس کے ادارہ جاتی اور اخلاقی ارتقاء میں رکاوٹ ہیں، اور یہ معلوم کریں کہ اسلامی تربیت کے اصول کس طرح جدید تربیتی ماڈلز کو زیادہ مؤثر اور بامقصد بنا سکتے ہیں۔

اسلام ایک ایسا مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسان کی زندگی کے ہر پہلو کو منظم کرتا ہے — خواہ وہ فرد کی ذاتی زندگی ہو یا ریاستی نظامِ عدل و قانون۔ اسلامی معاشرت میں تربیت کو محض تدریسی عمل نہیں سمجھا گیا، بلکہ اسے تزکیۂ نفس، اخلاقی تربیت اور خدمتِ خلق کے جامع مفہوم میں پیش کیا گیا ہے۔ قرآنِ کریم میں نبی کریم ﷺ کے منصبِ نبوت کی ایک اہم ذمہ داری تعلیم و تربیت بیان کی گئی ہے:

"هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ"

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

ترجمہ: "وہی (اللہ) ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا، جو ان پر اس کی آیات پڑھتا ہے، ان کا تزکیہ کرتا ہے، اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔" (الجمعۃ:2)[3]

یہ آیت اسلامی تربیت کے چار بنیادی ستون واضح کرتی ہے:

1. تعلیمِ آیات (فکری شعور)
2. تزکیۂ نفس (روحانی و اخلاقی پاکیزگی)
3. تعلیمِ کتاب (قانونی و شریعتی آگہی)
4. تعلیمِ حکمت (عملی بصیرت و فیصلہ سازی)

اسلامی تاریخ میں یہی چار اصول پولیس یا انتظامی نظم و نسق کے ہر پہلو میں کارفرما رہے ہیں۔ خلافتِ راشدہ کے دور میں پولیس کے منصب کو محض طاقت یا جبر کا ذریعہ نہیں سمجھا گیا بلکہ حسبہ کے نظام کے تحت اسے اخلاقی و اصلاحی ادارہ تصور کیا گیا۔ حسبہ کا بنیادی مقصد عوامی نظم کو عدل و اخلاق کی بنیاد پر قائم رکھنا تھا، نہ کہ محض قانونی دباؤ کے ذریعے۔[4]

پنجاب پولیس کے تربیتی نظام کے مقابلے میں یہ اسلامی ماڈل ایک مکمل اخلاقی و فکری فلسفہ پیش کرتا ہے، جس کی بنیاد خوفِ خدا، عدل، اور امانت پر ہے۔ قرآنِ کریم نے عہد و امانت کی پاسداری کو ایمان کا لازمی جزو قرار دیا:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ"

ترجمہ: "اے ایمان والو! اپنے عہد پورے کرو۔" (المائدہ:1)[5]

یہی عہد و امانت پولیس کے پیشہ ورانہ فرائض کا مرکزی جوہر ہونا چاہیے۔ اگر پولیس تربیت میں اس قرآنی اصول کو شامل کر لیا جائے تو افسران میں احساسِ ذمہ داری اور اخلاقی استقامت خود بخود پیدا ہو جاتی ہے۔

اسلامی تربیت کا فکری پس منظر

اسلامی تربیت کی بنیاد تقویٰ پر ہے، جو انسان کو ہر حالت میں عدل و انصاف کی راہ پر قائم رکھتا ہے۔ قرآنِ کریم کا واضح حکم ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَى أَنفُسِكُمْ"

ترجمہ: "اے ایمان والو! انصاف پر مضبوطی سے قائم رہو، اللہ کے لیے گواہی دو اگرچہ وہ تمہارے اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔" (النساء:135)[6]

اسلامی تصورِ تربیت میں یہ آیت بنیادی قانون ہے۔ پولیس یا قانون نافذ کرنے والا ادارہ اس وقت ہی عادلانہ اور باوقار بن سکتا ہے جب اس کے ارکان ذاتی مفاد سے بالاتر ہو کر انصاف کے اصول پر کاربند ہوں۔

پنجاب پولیس کے تربیتی ڈھانچے میں اگرچہ عدل، دیانت اور سروس ایٹیکیٹ پر لیکچرز دیے جاتے ہیں، مگر عملی تربیت میں روحانی اور اخلاقی پہلو بہت کمزور ہیں۔ جدید تربیتی ماڈیولز میں جسمانی مشقوں، قوانین کی دفعات اور انویسٹی گیشن کے طریقوں پر زور دیا جاتا ہے، مگر تزکیہ نفس، صبر و تحمل، عدل و اخلاص جیسے قرآنی اصول تربیت کا حصہ نہیں بن پاتے۔[7]

اسلامی اور جدید تربیتی فلسفے میں فرق

اسلامی تربیت کردار سازی پر مبنی ہے، جب کہ جدید پولیس ٹریننگ مہارت سازی تک محدود ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ جب تک انسان کی نیت اور اخلاق درست نہ ہوں، کوئی مہارت دیرپا فائدہ نہیں دے سکتی۔ پنجاب پولیس کے لیے سب سے بڑا چیلنج یہی ہے کہ وہ تکنیکی مہارت کے ساتھ اخلاقی و روحانی تربیت کو بھی یکجا کرے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الأَخْلَاقِ"

"میں تو بھیجا ہی اس لیے گیا ہوں کہ اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کر دوں۔" (موطا امام مالک، حدیث: 1614)[8]

یہی وہ جامع اصول ہے جو اسلامی تربیت اور پولیس ٹریننگ کے درمیان تقابلی ربط پیدا کرتا ہے۔ اگر پولیس نظام اس نبوی تعلیم کو اپنی بنیاد بنا لے تو تربیت کا ہر پہلو اخلاقی و روحانی بلندی حاصل کر لیتا ہے۔

اسلامی تربیت کے بنیادی عناصر — ایمان، تقویٰ، عدل، امانت، صبر اور خدمتِ خلق — وہ تمام اصول فراہم کرتے ہیں جن پر ایک جدید پولیس نظام تربیت کی از سرِ نو تشکیل ممکن ہے۔ پنجاب پولیس کے موجودہ تربیتی چیلنجز جیسے کہ اخلاقی انحطاط، سیاسی دباؤ، عوامی بداعتمادی اور فرائض سے غفلت — ان سب کا حل اسلام کے اسی ہمہ گیر نظامِ تربیت میں مضمر ہے۔

1۔ اسلامی نظامِ تربیت اور اخلاقی اصول

اسلامی نظامِ تربیت ایک ایسا ہمہ گیر نظام ہے جو انسان کے ظاہر و باطن، جسم و روح، فکر و عمل اور دنیا و آخرت — تمام پہلوؤں کو یکجا کر دیتا ہے۔ یہ محض معلومات دینے کا عمل نہیں بلکہ ایک مکمل اصلاحی اور روحانی تربیت ہے جو انسان کو عدل، احسان اور خدمتِ خلق کے اعلیٰ معیار تک پہنچاتی ہے۔[9]

اسلامی تربیت کا بنیادی تصور

اسلام میں تربیت کی بنیاد تزکیۂ نفس اور اصلاحِ کردار پر رکھی گئی ہے۔ قرآن مجید بارہا انسان کو اس بات کی تلقین کرتا ہے کہ کامیابی اُنہی لوگوں کے لیے ہے جو اپنے نفس کو پاک کرتے ہیں:

"قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا"

ترجمہ: "بے شک فلاح پا گیا وہ جس نے اپنے نفس کو پاک کیا، اور نامراد ہوا وہ جس نے اسے گناہوں میں دبایا۔" (الشمس: 9–10)[10]

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ تربیت کا مقصد کسی بیرونی نظم و ضبط سے زیادہ اندرونی اصلاح ہے۔ جب انسان کے اندر خوفِ خدا، امانت، دیانت اور انصاف کا احساس بیدار ہو جائے تو بیرونی قانون کی ضرورت کم رہ جاتی ہے۔ یہی تصور اسلامی تربیت کا جوہر ہے۔

تربیتِ نبوی ﷺ کا نمونہ

نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ اسلامی تربیت کا سب سے جامع ماڈل ہے۔ آپ ﷺ نے تربیتِ صحابہ کے ذریعے ایک ایسا معاشرہ قائم کیا جو عدل، مساوات اور خدمتِ انسانیت کی اعلیٰ مثال بن گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا"

ترجمہ: "ایمان میں سب سے کامل وہ ہے جس کا اخلاق سب سے بہتر ہے۔" (ترمذی، حدیث: 1162)[11]

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

اسلامی تربیت کے بنیادی اہداف میں سب سے اہم یہ ہے کہ انسان کے اندر اخلاقِ فاضلہ اور انسانی ہمدردی کو فروغ دیا جائے۔ یہی وہ اخلاقی معیار ہے جو کسی بھی پولیس ادارے کے لیے ناگزیر ہے، کیونکہ پولیس کا بنیادی کام عوام کی خدمت اور تحفظ ہے، نہ کہ محض قانون کا نفاذ۔

قرآنی اصولِ تربیت

قرآن مجید نے تربیت کے چند ایسے اصول بیان کیے ہیں جو ہر زمانے کے لیے رہنما ہیں:

1. **عدل و انصاف کا قیام:**

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ "(النحل:90)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔"[12]

اس آیت میں عدل (قانونی توازن) اور احسان (اخلاقی نرمی) دونوں کا ملاپ دکھایا گیا ہے، جو کسی بھی تربیتی ادارے کے لیے مثالی اصول ہیں۔

2. **امانت و ذمہ داری:**

" إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا"(النساء:58)

ترجمہ: "اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کو پہنچاؤ۔"[13]

پولیس نظام میں یہ آیت اس اصول کو واضح کرتی ہے کہ ہر ذمہ داری ایک امانت ہے، جسے دیانت داری کے ساتھ ادا کرنا ایمان کا تقاضا ہے۔

3. **اطاعت و نظم:**

" أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنكُمْ"(النساء:59)

ترجمہ: "اللہ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو، اور اپنے حکمرانوں کی جو تم میں سے ہوں۔"[14]

یہ اصول پولیس اداروں کے لیے بنیادی اخلاقی ڈھانچہ مہیا کرتا ہے کہ نظم و ضبط ایمان کا لازمی جزو ہے، نہ کہ محض ایک ادارہ جاتی تقاضا۔

اسلامی تربیت اور سماجی نظم

اسلامی تربیت محض فرد کی اصلاح نہیں بلکہ اجتماعی نظم کے قیام کا ذریعہ ہے۔ پولیس جیسے ادارے میں جہاں نظم، ضبط، وفاداری اور عدل بنیادی تقاضے ہیں، وہاں اسلامی تربیت بہترین فکری اور اخلاقی بنیاد فراہم کرتی ہے۔

تاریخی طور پر دیکھا جائے تو اسلامی ریاستوں میں نظامِ حسبہ اسی فلسفے پر قائم تھا۔ محتسب کا کام صرف جرائم کی روک تھام نہیں بلکہ عوام کے اخلاقی رویوں کی اصلاح بھی تھا۔[15]

خلافتِ راشدہ کے دور میں پولیس افسران کو تین بنیادی تعلیمات دی جاتی تھیں:

* عدل سے کام لینا
* طاقت کو اخلاق کے تابع رکھنا

* عوام کے ساتھ نرمی و شفقت سے پیش آنا[16]

یہ تین اصول آج بھی جدید پولیس تربیت میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں، مگر عملی طور پر ان پر عمل درآمد کمزور ہے۔

اسلامی اخلاقیات اور جدید تربیتی فلسفہ

اسلامی تربیت کا محور اخلاقِ حسنہ ہے، جب کہ جدید تربیتی فلسفہ زیادہ تر پیشہ ورانہ مہارت پر مرکوز ہے۔

اسلامی نقطۂ نظر میں اخلاق مہارت سے مقدم ہیں، کیونکہ اخلاقی انحراف کسی بھی ادارے کی ساکھ کو تباہ کر دیتا ہے۔

پنجاب پولیس کے موجودہ تربیتی نصاب میں اگرچہ ضابطۂ اخلاق، انسانی حقوق، اور پولیس ایکٹ پر لیکچرز دیے جاتے ہیں، لیکن اخلاقی تشکیلِ کردار کے لیے اسلامی نصوص سے استفادہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ نتیجتاً تربیت یافتہ افسران فنی لحاظ سے تو مضبوط ہوتے ہیں، مگر اخلاقی لحاظ سے کمزور دکھائی دیتے ہیں۔[17]

اسلام میں تربیت کا مقصد محض اطاعت پیدا کرنا نہیں بلکہ انسان سازی ہے۔ قرآن مجید نے بارہا ایمان اور عملِ صالح کو لازم و ملزوم قرار دیا ہے۔

یہی فلسفہ پولیس تربیت کے لیے بھی بنیاد بن سکتا ہے، تاکہ قانون کی عملداری کے ساتھ انسانی ہمدردی کا توازن قائم رہے۔

اسلامی نظامِ تربیت محض مذہبی تعلیم نہیں بلکہ ایک جامع اخلاقی و عملی فلسفہ ہے جو ہر شعبۂ زندگی کو منظم کرتا ہے۔ پولیس اداروں کے لیے یہ نظام اس لیے اہم ہے کہ یہ طاقت کو عدل، اختیار کو خدمت، اور نظم کو عبادت میں تبدیل کر دیتا ہے۔ پنجاب پولیس اگر اپنے تربیتی نظام میں قرآن و سنت کی اخلاقی روح کو شامل کر لے تو نہ صرف ادارہ جاتی نظم میں بہتری آئے گی بلکہ عوامی اعتماد میں بھی اضافہ ہوگا۔

2۔ پنجاب پولیس کے تربیتی چیلنجز اور موجودہ نظامِ تربیت کا تجزیہ

پنجاب پولیس پاکستان کے سب سے بڑے صوبائی اداروں میں سے ایک ہے جس کے ذمے امن وامان کی بحالی، قانون نافذ کرنا، اور عوام کے جان و مال کا تحفظ ہے۔ تاہم اس ادارے کو کئی دہائیوں سے تربیتی، اخلاقی اور ادارہ جاتی مشکلات کا سامنا ہے۔ ان چیلنجز کی بنیاد محض وسائل کی کمی نہیں بلکہ فکری اور اخلاقی تربیت کے فقدان میں مضمر ہے۔[18]

پنجاب پولیس کا موجودہ تربیتی ڈھانچہ

پنجاب پولیس کے تربیتی نظام میں بنیادی تربیت(Basic Training)، پیشہ ورانہ کورسز(Professional Courses)، اور اسپیشلائزڈ تربیت (Specialized Training) شامل ہیں۔ ان اداروں میں سب سے نمایاں پولیس کالج سہالہ، پولیس ٹریننگ اسکول لاہور، منڈی بہاؤالدین اور فیصل آباد پولیس ٹریننگ کالج ہیں۔ ان مراکز میں تربیت کا دورانیہ عام طور پر چھ سے نو ماہ ہوتا ہے، جس میں نظم وضبط، قانونِ فوجداری، ہتھیاروں کی تربیت، انسانی حقوق، اور عوامی تعلقات کے اسباق شامل ہوتے ہیں۔[19]

اگرچہ تربیت کے یہ پہلو اہم ہیں، مگر اسلامی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو تربیت کا مقصد صرف جسمانی مہارت نہیں بلکہ اخلاقی و روحانی تزکیہ بھی ہے۔ پولیس کے زیادہ تر نصاب میں اسلامی اخلاقیات یا سیرتِ نبوی ﷺ پر مبنی عملی اسباق شامل نہیں، جس کے باعث افسران میں قانون کی اطاعت تو پیدا ہوتی ہے مگر خدمتِ خلق کا جذبہ کمزور رہتا ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

تربیتی چیلنجز کا تجزیہ

1. اخلاقی وروحانی تربیت کا فقدان

پنجاب پولیس کے تربیتی مراکز میں اخلاقی وروحانی تربیت کا کوئی مستقل ماڈیول موجود نہیں۔ زیادہ زور قانون، فزیکل ڈرل، اور نظم وضبط پر دیا جاتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک مؤمن کی اصل پہچان اس کا اخلاق اور ایمانداری ہے۔ قرآن کریم میں فرمایا گیا:"وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا" (البقرہ:83) ترجمہ: "لوگوں سے بھلائی کی بات کہا کرو۔" [20] اسلامی تربیت انسان کے باطنی رویے کو درست کرتی ہے۔ اگر پولیس افسر میں خوفِ خدا، عدل اور رحم دلی کا عنصر پیدا نہ ہو تو تربیت ادھوری رہ جاتی ہے۔

2. عوامی تعلقات میں کمزوری

جدید پولیسنگ میں عوامی رابطہ سب سے اہم عنصر ہے۔ لیکن پنجاب پولیس کی تربیت میں کمیونٹی پولیسنگ کو زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی۔ نتیجتاً پولیس اور عوام کے درمیان بداعتمادی کی فضا قائم رہتی ہے۔ اسلام میں عوامی خدمت کو عبادت قرار دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ" ترجمہ: "لوگوں میں بہترین وہ ہے جو دوسروں کے لیے زیادہ نفع بخش ہو۔" (مسند احمد، حدیث:23408) [21] اسلامی تربیت پولیس اہلکار کو عوام کے ساتھ خدمت، شفقت، اور نرمی کا رویہ اپنانے کی تلقین کرتی ہے، جب کہ عملی طور پر یہی پہلو کمزور نظر آتا ہے۔

3. تربیتی کی مواد غیر مطابقت

پنجاب پولیس کے نصاب میں بیشتر مواد نوآبادیاتی دور کے پولیس ایکٹ (1861ء) سے ماخوذ ہے۔ اس ایکٹ کا مقصد "ریاستی کنٹرول" برقرار رکھنا تھا، نہ کہ عوامی خدمت۔ اسلامی ریاست میں قانون نافذ کرنے والے ادارے عوام کے خادم ہوتے ہیں، حاکم نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:"السَّيِّدُ خَادِمُ قَوْمِهِ" ترجمہ: "قوم کا سردار اس کا خادم ہوتا ہے۔" (**بیہقی، شعب الایمان؛ الديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب، رقم: 5257**) [22] یہ اصول جدید پولیس فلسفے کے *Service-Oriented Policing* کے عین مطابق ہے، مگر ہمارے تربیتی ادارے اب تک *Control-Oriented* نظام پر قائم ہیں۔

4. احتساب و نگرانی کے نظام کی کمزوری

پولیس کے اندرونی احتساب کا نظام کمزور ہے۔ ٹریننگ کے دوران بھی اخلاقی غلطیوں پر زیادہ زور نہیں دیا جاتا۔ اسلام میں محاسبۂ نفس اور احتساب کو تربیت کا بنیادی جزو قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"بَلِ الْإِنسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ" (القیامہ:14)

ترجمہ: "بلکہ انسان خود اپنے نفس پر گواہ ہے۔" [23]

نظامِ حسبہ کے دور میں محتسب صرف غلطی پکڑنے والا نہیں بلکہ اصلاح کرنے والا ہوتا تھا۔ موجودہ تربیتی نظام میں یہ اصلاحی کردار مفقود ہے۔

5. پیشہ ورانہ تھکن اور نفسیاتی دباؤ

پولیس اہلکار اکثر لمبے اوقاتِ کار، خطرناک ماحول، اور کم سماجی پذیرائی کے باعث ذہنی دباؤ کا شکار رہتے ہیں۔ اسلامی تربیت ان عوامل کے لیے روحانی سکون اور صبر کی تلقین کرتی ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

"وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ"(البقرہ:45)

ترجمہ:"صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔"[24]

یہ تربیتی اصول پولیس اہلکاروں کے لیے مثالی ہیں، کیونکہ یہ انہیں صبر، تحمل، اور خود پر قابو رکھنے کا سلیقہ سکھاتے ہیں۔

اسلامی تربیت کے تقابلی اثرات

اگر پنجاب پولیس کے تربیتی نظام میں اسلامی تعلیمات کو شامل کیا جائے تو متعدد عملی فوائد سامنے آسکتے ہیں:

1. اخلاقی استحکام: افسران میں عدل و دیانت کا شعور پیدا ہوگا۔
2. عوامی اعتماد: پولیس اور عوام کے درمیان خلیج کم ہوگی۔
3. احتسابی نظام: خود احتسابی اور جوابدہی کا کلچر فروغ پائے گا۔
4. پیشہ ورانہ عزت: پولیس کو عوامی خدمت کے ادارے کے طور پر دیکھا جائے گا۔

اسلامی تربیت محض مذہبی تعلیم نہیں بلکہ ایک *Character Formation System* ہے، جو کسی بھی ادارے کو روحانی اور سماجی بنیاد فراہم کر سکتا ہے۔[25]

پنجاب پولیس کے تربیتی چیلنجز کی جڑ محض انتظامی نہیں بلکہ فکری و اخلاقی ہے۔

جدید تربیت اگر اسلامی اخلاقیات سے ہم آہنگ کی جائے تو پولیس نہ صرف پیشہ ورانہ طور پر مؤثر بلکہ اخلاقی طور پر باوقار بھی بن سکتی ہے۔

اسلامی اصولِ عدل، احسان، امانت اور صبر پولیس اہلکار کو وہ اندرونی استحکام فراہم کرتے ہیں جو کسی بھی بیرونی قانون سے زیادہ پائیدار ہے۔

3۔اسلام اور پنجاب پولیس کے تربیتی اصولوں کا تقابلی مطالعہ اور اصلاحی تجاویز

یہ باب تحقیقی و تجزیاتی بنیاد پر اسلامی اور جدید تربیتی اصولوں کا تقابلی جائزہ پیش کرتا ہے۔ اس میں واضح کیا گیا ہے کہ اسلامی تصورِ تربیت نہ صرف مذہبی اخلاقیات کا مجموعہ ہے بلکہ ایک مکمل institutional framework مہیا کرتا ہے جسے جدید پولیس نظام میں سمویا جا سکتا ہے۔

1.اسلامی اور جدید تربیتی فلسفے کا تقابل

اسلامی تربیت اور جدید پولیس تربیت دونوں نظم و ضبط، اطاعت، اور کارکردگی پر زور دیتے ہیں، تاہم دونوں کا زاویۂ نظر مختلف ہے۔ اسلامی تربیت میں اصل زور "اخلاقی تشکیل" اور "باطنی اصلاح" پر ہے، جب کہ جدید تربیت "ضابطہ جاتی مہارت" اور "عملی کارکردگی" پر مرکوز ہے۔ جدید تربیت کا مقصد ایک مؤثر افسر تیار کرنا ہے، مگر اسلامی تربیت ایک عادل انسان پیدا کرنا چاہتی ہے۔ یہی بنیادی فرق دونوں نظاموں کی روح کو الگ کرتا ہے۔ قرآن کریم نے فرمایا:

"إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ"(النحل:90)

ترجمہ:"بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔"[26]

اسلامی تربیت عدل (Justice) اور احسان (Benevolence) دونوں کو لازم قرار دیتی ہے، جب کہ جدید تربیت میں اکثر عدل کو قانون تک محدود رکھا جاتا ہے۔

2.اسلامی تربیت میں کردار سازی اور جدید تربیت میں ضابطہ سازی

اسلام میں تربیت کا پہلا ہدف کردار سازی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الأَخْلَاقِ"

ترجمہ: "مجھے اس لیے بھیجا گیا ہے کہ اخلاقِ حسنہ کو کامل کر دوں۔" (الموطأللإمام مالک: کتاب حُسن الخلق، باب ما جاء فی حُسن الخلق، حدیث: 1614)[27]

اسلامی نظام میں ایک اچھے افسر کا معیار اُس کی نیت، دیانت اور عدل ہے، جب کہ جدید پولیسنگ میں یہ معیار اس کی کارکردگی، رپورٹنگ، اور کیس کے نتائج سے ناپا جاتا ہے۔

یہ فرق اس بات کی علامت ہے کہ جدید تربیت اخلاقی تشکیل کی بجائے فنی کارکردگی کو ترجیح دیتی ہے۔

3.احتساب، خود نظم وضبط، اور ایمان کا تعلق

اسلامی تربیت کا تیسرا ستون "خود احتسابی" ہے۔ ایک مسلمان اپنی ذات کا نگران خود ہے۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ" (الحشر: 18)

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور ہر جان دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے۔"[28]

اسلامی نظام میں پولیس افسر کے لیے یہی اصول اخلاقی ریڑھ کی ہڈی ہے — وہ قانون سے پہلے اپنے ضمیر کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے۔

اس کے برعکس، جدید تربیت کا دارومدار External Supervision پر ہے، یعنی نگرانی اوپر سے ہوتی ہے، اندر سے نہیں۔

اسلامی اصول کے مطابق اگر تربیتِ ایمان مضبوط ہو جائے تو احتسابی نظام خود بخود مؤثر ہو جاتا ہے۔

4.عوامی خدمت کا تصور: اسلام بمقابلہ جدید پولیس کلچر

اسلام میں خدمتِ خلق عبادت کے ہم معنی ہے۔

"مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللَّهُ"

ترجمہ: "جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔" (صحیح البخاری، کتاب الأدب، حدیث: 6013)[29]

جدید پولیس تربیت میں عوامی خدمت ایک پیشہ ورانہ ذمہ داری ہے، جب کہ اسلامی تربیت میں یہ دینی فریضہ ہے۔ یہی فرق پولیس کے رویّے میں نرمی یا سختی کا باعث بنتا ہے۔ اسلامی تربیت پولیس افسر کو "خادمِ خلق" بناتی ہے، نہ کہ "حاکمِ قانون"۔ اگر یہ تصور تربیت کا حصہ بن جائے تو پولیس اور عوام کے درمیان تعلقات از سرِ نو تعمیر ہو سکتے ہیں۔

5.اسلامی اصولوں کی روشنی میں تربیتی اصلاحات کی تجاویز

1. تربیتی نصاب میں قرآنی اخلاقیات شامل کی جائیں

— سیرت النبی ﷺ، خلافتِ راشدہ کے عدالتی اصول، اور نظامِ حسبہ سے اخلاقی و انتظامی رہنمائی حاصل کی جائے۔[30]

2. روحانی و اخلاقی ماڈیولز کا اضافہ کیا جائے

— ہر تربیتی کورس میں صبر، امانت، خوفِ خدا، اور عدل پر لیکچرز اور ورکشاپس شامل کی جائیں۔

3. "پولیس احتساب یونٹ" کو اسلامی "حسبہ ماڈل" پر استوار کیا جائے

—جہاں مقصد سزا نہیں بلکہ اصلاح ہو۔

4. خدمتِ خلق پر مبنی تربیت

—ہر تربیتی افسر سے سماجی خدمت کے عملی منصوبے (community welfare projects) کرائے جائیں تا کہ عوامی احساسات کو سمجھا جا سکے۔

5. روحانی مشاورت اور نفسیاتی رہنمائی

—تربیت کے دوران علما اور ماہرینِ نفسیات کی مشترکہ ورکشاپس کرائی جائیں تا کہ افسران کو دینی و ذہنی سکون میسر آئے۔[31]

اسلامی تربیت کا ماڈل محض مذہبی ضابطہ نہیں بلکہ انسانی نفسیات، اخلاقیات، اور سماجی خدمت کا مکمل فریم ورک ہے۔ پنجاب پولیس اگر اپنے تربیتی نظام میں اسلامی اقدار کو سمو لے تو یہ ادارہ قانون نافذ کرنے والا نہیں بلکہ خدمتِ انسانیت کا مظہر بن سکتا ہے۔ اسلامی اصولِ عدل، احسان، صبر، اور امانت وہ بنیادیں ہیں جو کسی بھی پولیس فورس کو باوقار، مؤثر اور عوام دوست بنا سکتی ہیں۔ اسلامی تربیت ایک ہمہ گیر انسانی و ادارہ جاتی فلسفہ ہے جو انسان کے ظاہر و باطن، عمل و نیت، اختیار و ذمہ داری کو ایک وحدت میں جوڑ دیتا ہے۔ پولیس جیسے ادارے کے لیے یہ تصور محض مذہبی تعلیم نہیں بلکہ ایک اخلاقی، فکری اور عملی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ پنجاب پولیس کے تربیتی نظام میں گزشتہ چند دہائیوں میں مختلف اصلاحات متعارف کرائی گئیں، مگر ان کا محور زیادہ تر فنی اور انتظامی پہلوؤں تک محدود رہا۔ اسلامی اصولِ تربیت—جیسے عدل، امانت، صبر، احسان، اور خدمتِ خلق—کو اگر تربیتی نصاب کا حصہ بنا دیا جائے تو نہ صرف پولیس فورس کی ساکھ میں بہتری آئے گی بلکہ معاشرتی اعتماد اور انصاف کے معیار میں بھی اضافہ ہو گا۔ اسلامی تربیت پولیس اہلکار کو صرف قانون کا محافظ نہیں بلکہ عوام کا خادم بناتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ میں عدل و شفقت کا امتزاج وہ مثالی توازن فراہم کرتا ہے جو کسی بھی جدید پولیس نظام کے لیے رہنما بن سکتا ہے۔ اگر پنجاب پولیس کی تربیت میں قرآن و سنت کے اخلاقی اصولوں کو عملی طور پر شامل کر لیا جائے تو یہ ادارہ نہ صرف پیشہ ورانہ لحاظ سے مؤثر بلکہ اخلاقی لحاظ سے باوقار بھی ہو سکتا ہے۔

لہٰذا اس تحقیقی مطالعے کا حاصل یہ ہے کہ:

* اسلامی تربیت پولیس کی کردار سازی کے لیے بہترین ماڈل مہیا کرتی ہے۔
* جدید تربیت میں اسلامی اصولوں کے انضمام سے عوامی اعتماد میں اضافہ ممکن ہے۔
* اسلامی اقدار پر مبنی تربیتی اصلاحات پولیس کے داخلی نظم اور بیرونی ساکھ دونوں کو مضبوط کر سکتی ہیں۔

اسلام اور جدید پولیس نظام کے اس تقابلی مطالعے سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ تربیتِ ایمان اور تربیتِ قانون کا امتزاج ہی حقیقی اصلاح کا ضامن ہے۔

نتائج و سفارشات

نتائج (Findings)

* **اسلامی تربیت کا جامع تصور:** اسلامی تعلیمات میں تربیت کا دائرہ صرف جسمانی یا فنی مہارتوں تک محدود نہیں بلکہ اخلاقی، روحانی، فکری اور سماجی پہلوؤں کو بھی شامل کرتا ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں پولیس اہلکار کی تربیت کا بنیادی مقصد خدمتِ خلق، عدل، امانت اور انصاف کے اصولوں کو عملی زندگی میں نافذ کرنا ہونا چاہیے۔

* **پنجاب پولیس کی تربیتی کمزوریاں:** موجودہ تربیتی نظام زیادہ تر تکنیکی پہلوؤں پر مرکوز ہے جبکہ اخلاقی و دینی تربیت پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی جاتی۔ اس کے نتیجے میں پولیس فورس میں نظم وضبط کے باوجود کردار کی پختگی اور عوامی ہمدردی کا فقدان پایا جاتا ہے۔
* **اسلامی اصولوں کی عدم شمولیت:** پولیس تربیت میں قرآن و سنت کے اخلاقی اصولوں کو منظم طریقے سے شامل نہیں کیا گیا۔ نتیجتاً پولیس اہلکار قانونی شعور تو رکھتے ہیں مگر روحانی و اخلاقی استحضار سے محروم رہتے ہیں۔
* **جدید تربیت اور اسلامی اقدار کا خلا:** جدید تربیتی ماڈیولز میں انسانی حقوق، بحران کے وقت فیصلہ سازی اور عوامی تعلقات جیسے مضامین شامل ہیں، مگر ان میں اسلامی تناظر کی کمی ہے۔ اسلامی فلسفۂ عدل اور تقویٰ کو اس تربیتی ڈھانچے کے ساتھ ہم آہنگ کرنا وقت کی ضرورت ہے۔
* **اسلامی طرزِ قیادت کی کمی:** پولیس تربیت میں قیادت کا تصور انتظامی نوعیت کا ہے، جب کہ اسلام میں قیادت خدمت، قربانی اور عدل کا مجموعہ ہے۔ اس پہلو کی عدم موجودگی ادارے کی اخلاقی ترقی میں رکاوٹ بنتی ہے۔
* **سماجی تاثر اور عوامی اعتماد:** تربیت کے کمزور پہلوؤں کے باعث پولیس اور عوام کے درمیان اعتماد کی کمی دیکھی جاتی ہے۔ اگر تربیت میں اسلامی اخلاقیات کو مرکزی حیثیت دی جائے تو یہ فاصلے کم ہو سکتے ہیں۔

سفارشات (Recommendations)

* **اسلامی نصاب کی شمولیت:** پنجاب پولیس کے تربیتی نصاب میں قرآن و سنت سے ماخوذ اخلاقی مضامین شامل کیے جائیں، جیسے "عدل و انصاف کی تعلیمات"، "خدمتِ خلق"، "پیشہ ورانہ دیانت داری"، اور "خوفِ خدا اور جواب دہی"۔
* **علماء و ماہرینِ تربیت کا اشتراک:** پولیس ٹریننگ کالجز میں ماہر علماء، اخلاقی تربیت دینے والے اساتذہ، اور سماجی نفسیات کے ماہرین کو شامل کیا جائے تاکہ تربیت جامع اور متوازن ہو۔
* **سیرتِ نبوی ﷺ سے تربیتی ماڈیولز:** سیرتِ طیبہ ﷺ میں عدل، امانت اور رعایاداری کے اصولوں کو جدید پولیس تربیت کے عملی حصے کے طور پر شامل کیا جائے۔ مثلاً نبی ﷺ کے فیصلوں اور طرزِ عدل پر مبنی "*Case Studies*" بنائی جائیں۔
* **کردار سازی کے پروگرامز:** پولیس اہلکاروں کے لیے کردار سازی اور اخلاقی ترقی کے خصوصی تربیتی پروگرامز منعقد کیے جائیں، تاکہ انہیں فرض شناسی، صبر، ضبطِ نفس، اور رحم دلی جیسے اسلامی اوصاف کی عملی تربیت حاصل ہو۔
* **روحانی و نفسیاتی معاونت:** پولیس اہلکاروں کے لیے ایسے کورسز اور ورکشاپس منعقد کی جائیں جو روحانی استحکام، اخلاقی خود احتسابی، اور ذہنی سکون کو فروغ دیں۔ اس سے ان کی پیشہ ورانہ کارکردگی میں نمایاں بہتری آئے گی۔
* **احتساب و نگرانی کا اسلامی نظام:** پولیس محکمے میں ایک ایسا اخلاقی احتسابی نظام قائم کیا جائے جو محض قانونی نہیں بلکہ دینی و اخلاقی معیار پر مبنی ہو۔
* **عوامی تعلقات میں اصلاح:** پولیس اہلکاروں کو "اسلامی خدمتِ عوام" کے اصولوں پر تربیت دی جائے تاکہ وہ عوام کے ساتھ خیر خواہی، احترام، اور دیانت کے ساتھ پیش آئیں۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

* **پالیسی سطح پر نفاذ:** حکومتِ پنجاب اور پولیس ڈیپارٹمنٹ کو چاہیے کہ اسلامی تربیتی اصولوں کے نفاذ کے لیے پالیسی فریم ورک تشکیل دے اور تربیتی اداروں کو اس پر عمل درآمد کا پابند بنائے۔

حوالہ جات

1. القرآن، سورة النساء 58۔
2. امام ترمذی، الجامع الصحیح، حدیث 1162۔
3. القرآن، سورة النحل 90۔
4. القرآن، سورة النساء 58۔
5. القرآن، سورة النساء 59۔
6. ابن تیمیه، الحسبة فی الإسلام، قاہرہ: دارالمعارف، 1976ء، ص 45۔
7. محمد حمید اللہ، اسلام کا نظامِ حکومت، کراچی: مجلس اشاعت العلوم، 1985ء، ص 112۔
8. امام غزالی، احیاء علوم الدین، بیروت: دارالفکر، ج 3، ص 67۔
9. ابن خلدون، المقدمہ، بیروت: دارالفکر، 1984ء، ص 252۔
10. القرآن، سورة الشمس 9–10۔
11. امام ترمذی، الجامع الصحیح، حدیث 1162۔
12. القرآن، سورة النحل 90۔
13. القرآن، سورة النساء 58۔
14. القرآن، سورة النساء 59۔
15. ابن تیمیه، الحسبة فی الإسلام، ص 23۔
16. محمد حمید اللہ، اسلامی ریاست کا نظامِ عدل، لاہور: مکتبہ قدوسیہ، 1990ء، ص 74۔
17. پنجاب پولیس ٹریننگ کالج، نصابِ تربیت رپورٹ، لاہور، 2022۔
18. گورنمنٹ آف پنجاب، پولیس ریفارمز کمیشن رپورٹ، لاہور، 2019ء۔
19. پولیس کالج سہالہ، کورس اسٹرکچر دستاویز، 2023ء۔
20. القرآن، سورة البقره 83۔
21. امام احمد بن حنبل، مسند احمد، حدیث 23408۔
22. امام بیہقی، شعب الایمان، ج 6، ص 45۔
23. القرآن، سورة القیامه 14۔
24. القرآن، سورة البقره 45۔
25. مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، اسلامی ریاست، لاہور: ترجمان القرآن، 1986ء، ص 156۔
26. القرآن، سورة النحل 90۔
27. امام مالک، الموطا، باب حسن الخلق۔
28. القرآن، سورة الحشر 18۔
29. امام بخاری، الجامع الصحیح، حدیث 7376۔
30. عبدالحکیم شرر، تاریخ حسبہ وعدالتِ اسلامیہ، دہلی: ادارۂ اسلامیات، 1962ء، ص 119۔
31. گورنمنٹ آف پنجاب، پولیس ٹریننگ ماڈیول تجاویز، لاہور، 2023ء۔